ہزارہ میں تنظیم المدارس (پاکستان) کے ملحقہ مدارس دینیہ کی علمی خدمات: ایک تحقیقی جائزہ

The educational services of Deeni Madaris Affiliated with Tanzeem ul Madaris(Pakistan): A case study of Hazara region

نوید خان[i] ڈاکٹر ثمینہ بیگم[ii]

Abstract

Madāris have been of great importance and value for Muslim communities. On every stage and in every field of life Madāris have played vital role. Madāris had been the centers that enjoyed heavy influence on every class of the society.

They have not distanced them from any matter whether it is related to Muslim community in particular or to the country in general. This research has highlighted the significance of the Madāris affiliated to Tanzīm ul Madāris in Hazara division.

This study focuses on the political and religious services provided by the scholars of these Madāris. The study has analyzed the outcomes and impacts of these Madāris on societies. The research also includes few recommendations.

Keywords: *Tanẓīm Al Madāris, Thānavīyah ‘Amah, Thānavīyah Khāsah, ‘Alīyah, ‘Alamīyah*

تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان ملک کے پانچوں صوبوں اور آزاد کشمیر کے دینی مدارس اہل سنت (بریلوی مکتب فکر) کی ایک نمائندہ تنظیم اور اسلامی تعلیماتی بورڈ ہے۔ اس کا قیام فروری ۱۹۶۰ء میں ہوا تھا۔ مولانا محمد جہانیاں (ڈیرہ غازی خان) کی تحریک پر جامعہ معینیہ (ڈیرہ غازی خان) میں مدارس اہل سنت کے عمائدین کا اجلاس ہوا جس میں اس کی تاسیس کی گئی بعد

---

[i] لیکچرر، گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ہری پور

[ii] اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، شہید بے نظیر بھٹو خواتین یونیورسٹی پشاور

ازاں ۱۹۷۴ء میں اس کی نشاۃ ثانیہ ہوئی۔

تنظیم المدارس کے تحت امتحان دینے والے طلباء کو اسناد جاری کی جاتی ہیں۔ان میں حفظ قرآن، تجوید وقرأت، درجہ ثانویہ عامہ (میٹرک) ،ثانویہ خاصہ (ایف اے) ،درجہ عالیہ (بی اے) ،درجہ عالمیہ (ایم اے)، طب، فلسفہ، منطق اور فاضل عربی جیسے مفید کورسز کروائے جاتے ہیں۔ہائیر ایجوکیشن کمیشن نے عالمیہ کی سند کو ایم اے عربی اور ایم اے اسلامیات کے برابر تسلیم کیا ہے۔ تنظیم المدارس کا صدر دفتر لاہور میں ہے۔علامہ احمد سعید کاظمی اور مفتی عبد القیوم ہزاروی تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کے بانی ہیں [1]۔

تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کے ملک بھر میں ۸۰۰۰ سے زائد مدارس ہیں جو باقاعدہ تنظیم المدارس کے ساتھ ملحق ہیں۔ پاکستان کے ضلع خیبر پختونخوا میں ۳۰۰۰ سے زائد مدارس ہیں۔ہزارہ کے اضلاع ہری پور، ایبٹ آباد اور مانسہرہ میں تنظیم المدارس کے ملحقہ مدارس کی ایک معقول تعداد ہے۔ ضلع ہری پور میں ان مدارس کی تعداد ۱۰۰ کے قریب ہے، ضلع ایبٹ آباد میں ۱۵۰ اور مانسہرہ میں ۶۰ کے لگ بھگ ہے جبکہ بٹگرام اور کوہستان کے اضلاع میں تنظیم المدارس سے باقاعدہ ملحقہ معروف مدارس موجود نہیں [2]۔ تنظیم المدارس کے ہزارہ کی سطح پر مشہور مدارس دینیہ درج ذیل ہیں

ضلع ہری پور کے معروف دینی مدارس یہ ہیں۔دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ (ہری پور شہر) ، طیب العلوم ایجوکیشنل کمپلیکس (غازی)، دارالعلوم غوثیہ رضویہ محی الاسلام صدیقیہ (غازی)، جامعہ محمدیہ کنزالایمان (کھلابٹ ٹاؤن شپ)، مدینۃ العلم جامعہ خدیجہؓ (ہری پور شہر)۔

ضلع ایبٹ آباد کے معروف مدارس یہ ہیں۔ جامعہ سیفیہ محمدیہ (کاکول) ،جامعہ آمنہ ضیاءالبنات (سپلائی)، مدرسہ فیضان مدینہ فاطمۃ الزہراؓ (سلہڈ، شاہراہ ریشم)

ضلع مانسہرہ کے معروف مدارس یہ ہیں۔ دارالعلوم عربیہ (اوگی) ،دارالعلوم ضیاءالقرآن (بازارگے)، جامعہ فاطمہ ضیاءالبنات (غازی کوٹ) [3]۔

اس کے علاوہ اکثر مساجد میں مدارس اور چھوٹے چھوٹے مکتب قائم ہیں جن میں مقامی آئمہ مساجد بچوں کو قاعدہ وناظرہ قرآن پڑھاتے ہیں۔ بعض مسجدوں میں حفظ قرآن بھی کرایا جاتا ہے جن میں

صرف محلہ کی سطح پر غیر رہائشی طلباء سکول کے ساتھ ساتھ حفظ کرتے ہیں ایسے مدرسوں کی تعداد بنسبت رہائشی مدرسوں کے زیادہ ہے۔ چند مساجد کے ساتھ لڑکیوں کے لئے بھی مدرسے قائم ہیں جن میں خواتین دو تین گھنٹے کے لئے آکر ناظرہ قرآن اور ترجمہ و تفسیر پڑھتی ہیں۔ اکثر گھروں میں بنات کے چھوٹے بڑے مدرسے قائم ہیں جن سے دینی مدارس کی شرح میں اضافہ ہو رہا ہے اور خواتین میں دین کا رجحان بڑھ رہا ہے۔

دینی مدارس کی ضرورت

اسلام مکمل ضابطہ حیات اور اجتماعی نظام کا نام ہے جو محمد ﷺ لے کر آیات اسی کو شریعت محمدی ﷺ کہتے ہیں۔ اس میں عقائد، عبادات، معاملات اور اخلاقیات سب شامل ہیں۔ ان عقائد و احکام کی حفاظت کرنا اس امت کا سب سے بڑا فریضہ ہے۔ پھر اس کے ساتھ اس امر کی بھی ضرورت ہے کہ اس شریعت محمدی ﷺ کی مسلسل اشاعت ہو، اس کی تعلیم کی کوئی صورت ہو کیونکہ تعلیم و تبلیغ کے بغیر اس کی بقاء نہیں ہو سکتی۔ علاوہ ازیں امت محمدیہ کی بعثت کا مقصد بھی یہ ہے کہ وہ بھلائی کی دعوت اور برائی سے ممانعت کرے۔ ایک آیت میں امت کی پیدائش کا مقصد یوں بتایا گیا ہے:

> كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ[4]
>
> "تم سب امتوں سے بہترین امت ہو، جو لوگوں (کی نفع رسانی) کیلئے بھیجی گئی، اچھے کاموں کا حکم کرتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو، اور اللہ پر ایمان لائے ہو۔"

بڑی آسانی سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ مندرجہ بالا احکام شرعیہ و فرائض کی بجاآوری و حفاظت، عقائد، عبادات، معاملات اور اخلاق کی اشاعت و تعلیم اور اصلاح و تبلیغ جیسے فرائض میں امت کا یہ طبقہ بڑا کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔

تاریخ اسلامی اس بات کی گواہ ہے کہ جب اسلام کے نظام شرعیہ پر کوئی آنچ آئی یا اس کے مٹانے اور کمزور کرنے کی کوئی سازش کی گئی تو ہمیشہ امت مسلمہ کا یہی طبقہ سر پر کفن باندھ کر میدان میں اترا۔ خواہ وہ عباسی دور ہو یا سلاطین عثمانی کا یا ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی ہو یا اس کے بعد کے کشمکش ہوں۔ تمام حالات میں انہی مدارس نے اسلامی ورثے کی حفاظت کی ہے[5]۔

ہزارہ کے معروف وممتاز جامعات

ہزارہ میں مدارس عربیہ کی ایک کثیر تعداد موجود ہے۔ شاید ہی کوئی ایسا شہر، دیہات یا محلہ ہو جس میں کوئی مدرسہ قائم نہ ہو۔ کچھ مدارس بڑی سطح کے، کچھ متوسط اور کچھ ادنی سطح کے ہیں۔ بڑے درجے کے مدارس جن میں درس نظامی مکمل دورہ حدیث تک پڑھایا جاتا ہے ان کے لیے لفظ جامعہ یادارالعلوم استعمال ہوتا ہے۔

ضلع ہری پور کے تنظیم المدارس سے ملحق مدارس اوران کی خدمات

ضلع ہری پور میں مختلف مکاتب فکر کے جامعات موجود ہیں۔ زیر نظر مضمون تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کے ملحقہ مدارس کے متعلق ہے اس لیے یہاں صرف انہی مدارس کا ذکر کیا جاتا ہے۔ تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کے ضلع ہری پور میں بنین و بنات کے تمام چھوٹے بڑے تقریباً ۱۰۰ مدارس ہیں جن میں سے کچھ مدارس معروف اور دورہ حدیث تک تمام درجات پر مشتمل ہیں۔ ایسے چند مدارس کا تذکرہ درج ذیل ہے۔

دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ ہری پور شہر

دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ کی بنیاد عظیم روحانی پیشوا خواجہ محمد عبدالرحمٰن چھوہرویؒ نے ۱۹۰۲ء میں رکھی۔ انہوں نے دارالعلوم کے استحکام اور فروغ کے لیئے کمال مساعی انجام دیں۔ دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ کا شمار برصغیر کی قدیم اور ممتاز درسگاہوں میں ہوتا ہے۔ اس وقت دارالعلوم میں زیرِ تعلیم طلباء کی تعداد ۴۰۰ کے قریب ہے اور مختلف شعبوں میں تدریس کرنے والے اساتذہ کی تعداد تقریباً ۲۵ ہے۔ مدرسہ میں درج ذیل شعبہ جات کام کررہے ہیں۔ شعبہ حفظ، شعبہ تجوید و قرات، شعبہ درس نظامی۔

دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ کی دینی خدمات

یہ دارالعلوم ہزارہ ڈویژن کا سب سے قدیم اور معروف دینی ادارہ ہے۔ ۱۹۰۲ء سے لے کر اب تک مسلسل تعلیمی و مذہبی خدمات کے لیے کوشاں ہے۔ یہاں جو مدرسین تعلیمی وتدریسی خدمات انجام دے چکے ہیں ان کی تعداد ۱۰۰ اسے زائد ہے۔ چند مشہور اور بڑے علمائے کرام جو جامعہ میں

تدریس و تعلیم کی خدمات ادا کر چکے ہیں ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

قاضی عبد السبحان، مفتی سیف الرحمٰن، قاضی غلام محبوب، مولانا غوث شاہ، مولانا سلیمان، قاضی گل اکرام، مولانا زبیر شاہ (اٹک)، قاضی حبیب الرحمٰن، مولانا فیصل الرحمٰن (سکندر پور)، مولانا سعید الرحمٰن (کوٹ نجیب اللہ)، مولانا میاں عبد الحق (غور غشتی)، مولانا ریاض الدین (اٹک)، مولانا عبد الحکیم شرف قادری (لاہور)، مولانا انور شاہ (اٹک)، قاضی غلام ربانی (کھلابٹ)، موالانا عبد المالک (کھلابٹ)، مولانا عبد السبحان (مردان)، مولانا امیر شاہ (پشاور)، مفتی گل شہزاد (مانسہرہ) (۰۲) مولانا اللہ دتہ (سرگودھا) (۱۲) مولانا امیر علی شاہ (مانسہرہ) (۲۲) مولانا دلنواز (فیصل آباد)، مولانا سید معرفت حسین (مانسہرہ)، مولانا محبوب سبحانی (مردان)، مولانا محمد قلندر شاہ (ہری پور)، مفتی الیاس علوی (خوشاب)، مفتی ایوب (ہزاروی)، قاضی محمد ارشاد (میرپور)، مولانا سجاد شامی (ڈھینڈہ)، مولانا عبد الرحمٰن (ہری پور)، مولانا نازرولی (مردان) مولانا بشیر القادری، مولانا محمد اسماعیل نحوی، مولانا سید زبیر حسین شاہ اور مولانا ریاض الدین۔

دار العلوم اسلامیہ رحمانیہ کے مشہور طلباء

دار العلوم سے سند فراغت حاصل کر کے ملک کے مختلف مقامات پر درس وتدریس کے فرائض انجام دینے والے علماء کی کثیر تعداد موجود ہے۔ جامعہ کے چند مشہور طلباء کے اسمائے گرامی ذکر کیے جاتے ہیں۔ جو اپنے دور میں تو شاگرد تھے لیکن اب بڑے علماء میں ان کا شمار ہوتا ہے۔

پیر علاؤ الدین (آزاد کشمیر)، مولانا غلام ربانی (آزاد کشمیر)، مولانا اجمل خان (کلنجر)، مفتی سیف الرحمٰن، قاضی محمد حسین رضا، مولانا سید عارف شاہ گیلانی، مولانا اسحاق صدیقی، مولانا محمد غلام عباس (آزاد کشمیر)، مولانا غلام سرور ہزاروی، مولانا محمد بخش ہزاروی، مولانا عابد قریشی، مولانا عبد الحمید، مولانا ایوب ہزاروی، مولانا میاں غلام سکندر (بالاکوٹ)، مولانا غلام ربانی (ایبٹ آباد)، مولانا محمد جان (ایبٹ آباد)، مولانا محمد جان، مولانا محمد صادق، مولانا محمد بشیر القادری، مولانا محمد مسکین عارف

دار العلوم اسلامیہ رحمانیہ کے جملہ معاملات کی نگرانی صاحبزادہ محمد احمد الرحمٰن چھوہروی کر رہے ہیں۔ جبکہ انتظامی امور کی نگرانی تقریباً ۵۵ سال سے راجہ محمد یوسف کے سپرد ہے [6]۔

بانی دارالعلوم خواجہ عبدالرحمٰن چھوہرویؒ

اولیائے کرام، اللہ کی برگزیدہ ہستیاں ہیں جن کے طفیل دنیا میں اسلام کی روشنی پھیلی۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کے بارے میں ارشاد فرمایا:

الا ان اولیا ءاللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون [7]

"یادرکھو کہ جو اللہ کے دوست ہیں، نہ ان کو کوئی خوف ہو گا، نہ وہ غمگین ہوں گے۔"

اولیائے کرام کے سیرت و کردار، اخلاق و معاملات، مجاہدات و کمالات عام مسلمانوں سے کافی بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کے دل اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت سے لبریز ہوتے ہیں اور وہ اپنے کردار و عمل سے لوگوں کی راہنمائی کرتے ہیں۔ خواجہ محمد عبدالرحمٰن چھوہرویؒ بھی انہی لوگوں میں سے ہیں وہ ہزارہ کی علمی و روحانی شخصیت ہیں۔ ان کی جائے ولادت موضع چھوہر ہے جو ہری پور شہر کے ساتھ واقع ایک گاوں ہے۔ ان کا انتقال ۸۰ سال کی عمر میں ۱۹۲۴ء کو ہوا۔ وہ تینوں سلاسل تصوف (قادریہ، چشتیہ اور نقشبندیہ) میں خلافت یافتہ تھے [8]۔

آپؒ انہوں نے رسول اقدس ﷺ کی شان مبارک میں منفرد انداز سے تصنیف فرمائی جو مجموعہ صلوات الرسول ﷺ کے نام سے مشہور ہے۔ اس کتاب کو کافی پذیرائی حاصل ہوئی۔

مدینۃ العلم جامعہ خدیجہ رضی اللہ عنہا (بنات)

یہ مدرسہ ہری پور شہر میں واقع ہے۔ مولانا ممتاز حسین نے اپریل ۱۹۹۷ء میں اس کا سنگِ بنیاد رکھا۔ اس ادارے میں اس وقت ۹۷ طالبات زیر تعلیم ہیں اور معلمات کی تعداد ۱۳ ہے۔ جامعہ سے فراغت حاصل کرنے والی طالبات کی تعداد تقریباً ۱۷۰۰ ہے شعبہ حفظ سے ۷۰۰ شعبہ تجوید سے ۴۰۰ اور شعبہ درسِ نظامی سے فارغ التحصیل طالبات کی تعداد ۶۰۰ ہے۔ اس ادارے کے اہم مقاصد درج ذیل ہیں۔

1. اسوہ رسول ﷺ پر عمل اور نئی نسل کی ذہن سازی کرنا۔
2. طالبات میں تحقیقی اور تدریسی اوصاف پیدا کرنا۔
3. ناموس رسالت، عظمت صحابہ و اہل بیت و اولیائے کرام کے تحفظ کے لیے عملی خدمات۔
4. اندرونی و بیرونی ممالک میں دینی تعلیم کی اشاعت کرنا۔

دارالعلوم میں پڑھائے جانے والے مضامین یہ ہیں۔ ادب، فقہ، صرف و نحو، علم معانی اور تفسیر [9]۔

طیب العلوم ایجوکیشنل کمپلیکس (بنین وبنات)

یہ مدرسہ سری کوٹ نامی گاؤں میں واقع ہے جو ہری پور کی مشہور سیاسی شخصیت اور سابقہ ممبر صوبائی اسمبلی پیر صابر شاہ کے والد محمد طیب شاہ نے ۱۹۷۹ء میں اس ادارت کی بنیاد رکھی۔ ۲۰۰۱ء میں ایک نئی عمارت میں منتقل کر کے بچوں اور بچیوں دونوں کو تعلیم دینے کا عزم کیا گیا۔ ۲۰۱۰ء میں مدرسہ کے تحت جدید عصری علوم پڑھانے کے لئے سکول کا بھی بندوبست کر دیا گیا ہے۔ اب یہ مدرسہ صرف خالص دینی تعلیم کا ادارہ نہیں بلکہ دینی اور دنیاوی تعلیم کا حسین امتزاج ہے۔ جامعہ میں مندرجہ ذیل شعبہ جات ہیں۔ شعبہ حفظ قرآن، شعبہ درس نظامی۔ عصری تعلیم کے لیے مڈل تک سکول ہے۔ بچوں اور بچیوں کے لیے علیحدہ علیحدہ کیمپس ہیں۔ اس وقت اس سکول میں زیر تعلیم طلبہ کی تعداد ۱۳۵۰ ہے اور ۶۰اساتذہ ہیں۔ شعبہ درس نظامی سے فارغ التحصیل طلبا کی تعداد ۱۶ ہے۔ درس نظامی پڑھنے والے طلبہ سے فیس نہیں لی جاتی ان کو ادارہ مفت تعلیم فراہم کرتا ہے۔ نادار بچوں میں سے ۶۰ فیصد کو فری تعلیم دی جاتی ہے۔ فیس دینے والے طلبا صرف ۴۰۰روپے ماہانہ فیس ادا کرتے ہیں جامعہ کا اعزاز ہے کہ سری کوٹ جیسے پہاڑی گاؤں میں علاقے کے یتیم اور نادار بچے فری تعلیم حاصل کر رہے ہیں جس کے حصول کے لئے لوگ پانچ چھ ہزار روپے ماہانہ خرچ کر کے اپنے بچوں کو پڑھاتے ہیں[10]۔

جامعہ محمدیہ کنز الایمان

کھلابٹ ٹاؤن شپ ضلع ہری پور میں متاثرین تربیلہ ڈیم کی بستی ہے جس کی آبادی تقریباً ایک لاکھ ہے۔ اس کثیر آبادی والے علاقے میں تنظیم المدارس کی مشہور دینی درسگاہ جامعہ محمدیہ کنز الایمان واقع ہے۔ ۲۱ ستمبر ۲۰۰۲ء کو یہ ادارہ قائم ہوا۔ جامعہ کے سرپرست اعلیٰ مولانا محمد بخش ہزاروی ہیں۔ جامعہ میں حفظ قرآن و ناظرہ، تجوید، شعبہ درس نظامی میں درجہ خامسہ تک تعلیم دی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں ترجمہ قرآن اور تفسیر کی خصوصی کلاسز بھی جاری ہیں جن میں صرف مقامی لوگ شرکت کرتے ہیں۔ جامعہ میں اس وقت ۷۵ طلباء زیر تعلیم ہیں جب کہ سند فراغت حاصل کرنے والے طلباء ۸ جبکہ شعبہ حفظ سے ۱۰۵ طلباء تنظیم المدارس کے تحت امتحان دے چکے ہیں اور مختلف مساجد میں دینی فرائض سرانجام دے رہے ہیں[11]۔

دارالعلوم غوثیہ رضویہ محی الاسلام

ضلع ہری پور میں غازی (خالو) کے مقام پر تنظیم المدارس سے ملحقہ ایک مشہور اور قدیم دینی ادارہ ہے۔ جس کے سرپرست اعلیٰ مفتی محمد صدیق ہزاروی ہیں۔ ۱۹۸۳ء میں جامعہ کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ ۱۹۸۵ء میں اس ادارہ کو باقاعدہ طور پر حکومت پاکستان سے رجسٹرڈ کرایا گیا۔ جامعہ میں حفظ قرآن اور درس نظامی کی تعلیم دی جاتی ہے اور قرآن کی تفسیر میں طلباء کے ساتھ ساتھ مقامی لوگ بھی شرکت کرتے ہیں۔ شہادۃ العالمیہ کی سند حاصل کرنے والے طلباء کی تعداد ۱۰۰ کے لگ بھگ ہے اور ۱۵۰ طلباء حفظ کر چکے ہیں۔ دارالعلوم سے فارغ ہونے والے حفاظ وعلماء اسلام کی اشاعت میں کوشاں ہیں[12]۔

ضلع ایبٹ آباد کے مصروف مدارس دینیہ اوران کی خدمات

ہزارہ میں تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کے ملحقہ مدارس کی سب سے زیادہ تعداد ضلع ایبٹ آباد میں ہے۔ تمام چھوٹے بڑے بنین وبنات کے کل مدارس ۱۵۰ کے قریب ہیں لیکن ان میں زیادہ تر تعداد ان مدارس کی ہے جن میں قاعدہ، ناظرہ اور حفظِ قرآن کی تعلیم دی جاتی ہے۔ درسِ نظامی کے مدارس بہت قلیل ہیں۔ مندرجہ ذیل مدارس وہ ہیں جن کا ضلع ایبٹ آباد کے مرکزی اور مشہور اداروں میں شمار ہوتا ہے اوران مدرسوں میں درس نظامی کا نصاب پڑھایا جاتا ہے۔

جامعہ سیفیہ محمدیہ

کاکول ضلع ایبٹ آباد میں ۱۹۸۶ء میں قاضی حسن رضا نے جامعہ سیفیہ محمدیہ کی بنیاد اپنے والد بزرگوار مفتی محمد سیف الرحمن کے نام پر رکھی۔ یہ ہزارہ ڈویژن میں تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کی مرکزی دینی درس گاہ ہے۔ ایک دور میں ایبٹ آباد و گردونواح کا علاقہ علوم وفنون کے مراکز میں شمار ہوتا تھا۔ ان کی مساجد و خانقاہیں روحانیت و تربیت کے حصول کا ذریعہ تھیں۔ ان ہی اسلاف کی روحانی واصلاحی تربیت گاہوں میں سے ایک جامعہ سیفیہ محمدیہ کاکول بھی ہے۔ اصلاحی خدمات کے حوالے سے جامعہ کی کارکردگی بڑی نمایاں ہے۔ جامعہ کے تحت ہر خاص وعام کے لیے اصلاحی مجالس منعقد کی جاتی ہیں۔ زیر تعلیم طلبہ کو احکام شریعت کی اتباع کے سلسلے میں عملی طور پر مشق کرائی جاتی

ہے۔ وضع قطع، لباس، نشست و برخاست اور تمام معاملات میں شریعت مطہرہ کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔ اگر کوئی طالب علم سنت نبوی ﷺ سے ہٹ کر خلاف سنت کوئی حلیہ اختیار کرتا ہے تو اس کا جامعہ سے اخراج کر دیا جاتا ہے۔ طلبہ کے علاوہ اہل محلہ اور عوام الناس میں دینی و اسلامی شوق کو اجاگر کرنے کے لیے ہفتہ وار یا ماہانہ اصلاحی مجالس کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ جامعہ کی حقیقت ایک مرکزی ادارہ کی ہے اس کے تحت متعدد ذیلی شاخیں ضلع ہری پور، ضلع ایبٹ آباد اور ضلع مانسہرہ میں بھی کام کر رہی ہیں۔ ضلع ایبٹ آباد میں چند مشہور شاخوں کے نام درج ذیل ہیں۔

1. مدرسہ سیفیہ محمدیہ بنین وبنات، حویلیاں، ناظم اعلیٰ: حافظ محمد مرسلین
2. مدرسہ سیفیہ محمدیہ فاطمۃ الزہراء للبنات، نواں شہر، ناظم اعلیٰ: بیگم رستم جان
3. مدرسہ سیفیہ محمدیہ، بلال مسجد POF کالونی، حویلیاں کینٹ، ناظم اعلیٰ: حاجی شمریز خان
4. مدرسہ سیفیہ محمدیہ رحمانیہ، کالا کوٹ، رچھ بہن، ناظم اعلیٰ: مولانا عبدالسلام
5. مدرسہ سیفیہ محمدیہ للبنات، ناڑیاں ناظم اعلیٰ: سردار گلزیب
6. مدرسہ سیفیہ محمدیہ للبنین عرفان القرآن، جامع مسجد نور الھدیٰ ناظم: مولانا محمد نذیر
7. مدرسہ سیفیہ محمدیہ، داخلی کاکول، ناظم اعلیٰ: قاری اعظم علی
8. مدرسہ سیفیہ محمدیہ، جامع مسجد گلزارِ حبیب، سبزی منڈی، ایبٹ آباد ناظم اعلیٰ: مولانا تنویر احمد
9. مدرسہ سیفیہ محمدیہ للبنات، جھگیاں، مری روڈ ناظم اعلیٰ: مولانا محمد نذیر قادری
10. مدرسہ سیفیہ محمدیہ برکاتیہ، کلاڑ کھیتر، شیروان ناظم اعلیٰ: چیئرمین بشیر احمد

جامعہ سیفیہ محمدیہ (تکیہ کاکول) ضلع ایبٹ آباد کی پہلی عظیم علمی درسگاہ ہے جس سے اب تک تین ہزار طلباء و طالبات حفظ قرآن اور درس نظامی سے سند فراغت حاصل کر چکے ہیں۔ اس دینی ادارے کے کئی فضلاء جامعہ الازہر مصر حصول علم کے لئے تشریف لے جا چکے ہیں۔ مدرسہ کے سرپرست اعلیٰ قاضی محمد حسن رضا نے انگلینڈ میں بھی دینی ادارہ قائم کیا جس کی وہ خود سرپرستی کر رہے ہیں۔ جبکہ جامعہ محمدیہ سیفیہ کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد نذیر قادری ہیں۔ ادارہ مکمل نظم و نسق کے لحاظ سے ان کے سپرد ہے۔

جامعہ آمنہ ضیاء البنات کاکول روڈ حسن ٹاؤن سپلائی، ضلع ایبٹ آباد

یہ طالبات کی دینی درسگاہ ہے جس کی بنیاد ۲۰۰۲ء میں مولانا محمد اعظم قادری نے رکھی جو کہ کتاب "تذکرہ علمائے اہل سنت ایبٹ آباد" کے مصنف ہیں۔ یہ وہ ادارہ ہے جسے مفتی منیب الرحمن چیئر مین مرکزی رویت ہلال کمیٹی پاکستان و صدر تنظیم المدارس کی سرپرستی حاصل ہے۔ جامعہ میں حفظ قرآن، تجوید قرآن اور درس نظامی کے شعبہ جات میں تعلیم دی جاتی ہے۔ جامعہ سے ۶۰ کے قریب طالبات پڑھ کر مختلف مقامات پر دینی ادارے چلارہی ہے۔ اور کئی سرکاری اداروں میں کام کررہی ہیں۔ جامعہ کے تحت مختلف مقامات پر خواتین کی تربیتی نشستیں منعقد کی جاتی ہیں جن میں خواتین کو طہارت کے مسائل، نماز وروزہ کے احکام، زکوۃ اور حج وعمرہ کے بنیادی مسائل احکام سکھائے جاتے ہیں۔ رمضان المبارک کے موقع پر خواتین کے لیے باپردہ اعتکاف کا انتظام کیا جاتا ہے [13]

مدرسہ فیضان مدینہ فاطمۃ الزہراؓ للبنات، جامع مسجد فیضان مدینہ شاہراہ ریشم، ایبٹ آباد

یہ طالبات کا دینی ادارہ ہے جس کا سنگ بنیاد ۲۰۰۲ء میں مولانا محمد اسحاق نے رکھا جو کہ تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کے قائدین میں شمار ہوتے ہیں۔ اس ادارہ میں مکمل درس نظامی کی تعلیم کا انتظام ہے۔ جامعہ سے اب تک ۶۰ طالبات شہادۃ العالمیہ کی سند حاصل کرچکی ہیں اور مختلف علاقوں میں دین کی اشاعت میں مصروف ہیں۔ علاقے بھر کی خواتین کے لیے ہفتہ وار اصلاحی پروگرام کا اہتمام کیا جاتا ہے جس میں جامعہ کی معلمات مختلف موضوعات پر اصلاحی بیانات کرتی ہیں۔ اہل محلہ کی خواتین کے لیے روزانہ درس تفسیر کا بھی انتظام کیا جاتا ہے جس میں طالبات کے ساتھ ساتھ دیگر مستورات بھی شرکت کرتی ہیں۔ جامعہ کے ان اصلاحی و تربیتی پروگراموں کی وجہ سے اہل محلہ کے اخلاق و کردار میں کافی حد تک تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں [14]۔

ضلع مانسہرہ کے مدارس اور ان کی خدمات

ہزارہ میں تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کے ملحقہ مدارس دینیہ کی سب سے قلیل تعداد ضلع مانسہرہ میں ہے۔ یہاں بنین وبنات کے چھوٹے بڑے تقریباً ۶۰ مدارس ہیں۔ اس ضلع میں بھی زیادہ مدارس شعبہ حفظ اور شعبہ تجوید کے ہیں۔ شعبہ درس نظامی جن مدارس میں جاری ہے وہ نسبتاً تعداد میں کم ہیں۔ یہاں پر مصروف مدارس کا تعارف پیش کیا جائے گا۔

دارالعلوم عربیہ اوگی۔ ضلع مانسہرہ

یہ اوگی ضلع مانسہرہ کے وسیع رقبہ پر مشتمل تنظیم المدارس کی ملحقہ دینی درسگاہ ہے۔ جس کا سنگ بنیاد ۱۹۸۲ء میں قاری احسان اللہ نے رکھا۔ مدرسہ میں پڑھانے والے اساتذہ کی تعداد ۶ ہے۔ جو بڑی محنت سے طلباء کی کردار سازی پر خصوصی توجہ دیتے ہیں۔ جامعہ درس نظامی کے تمام درجات پر مشتمل ہے اور اس وقت ۱۵۰ کے قریب طلباء زیر تعلیم ہیں۔ جامعہ کے شعبہ حفظ اور شعبہ درس نظامی سے فارغ ہونے والے طلباء کی تعداد ۱۳۵۰ کے لگ بھگ ہے۔ جس میں ۱۲۰۰ حفاظ اور ۱۵۰ علماء شامل ہیں[15]۔

دارالعلوم ضیاء القرآن بازار گے دربند روڈ اوگی مانسہرہ

ضلع مانسہرہ کی قدیم دینی درسگاہ ہے جو اوگی کے علاقے بازار گے میں دو کنال کے رقبہ پر مشتمل ہے۔ ۱۹۷۱ء میں مولانا غلام جیلانی نے اس مدرسہ کی بنیاد رکھی۔ موصوف اپنے وقت کے بڑے علماء میں شمار ہوتے تھے ان کے انتقال کے بعد جامعہ کی سرپرستی قاضی انوار الحق کے سپرد ہوئی جو کہ مولانا غلام جیلانی کے داماد ہیں۔ قاضی صاحب نے بڑی ہمت اور استقلال کے ساتھ اپنی ذمہ داری کو نبھائی اور تاحال مدرسہ کا اہتمام ان کے سپرد ہے۔ قاضی انوار الحق نے مزید دو مدرسوں کی بنیاد رکھی۔ ایک مدرسہ بچیوں کی تعلیم کے لئے ملوکڑہ تحصیل اوگی کے مقام پر قائم کیا جس کا نام دارالعلوم نوریہ معینیہ ہے جبکہ دوسرا مدرسہ بازار گے تحصیل اوگی میں ہی صرف حفظ و ناظرہ کے لئے قائم کیا جس کا نام جامعۃ البنات نور العرفان ہے۔ جامعہ سے فراغت کی سند حاصل کرنے والے ۱۷۵ حفاظ ہیں اور ۷۸ علماء ہیں۔ درس نظامی کے لئے ۴، حفظ کے لئے ۳ اور ناظرہ کے لئے ۲ اساتذہ کام کر رہے ہیں جبکہ اس وقت مدرسہ میں رہائش پذیر طلباء کی تعداد ۸۰ ہے[16]۔

جامعہ فاطمہ ضیاء البنات مصطفی کالونی غازی کوٹ، مانسہرہ

ضلع مانسہرہ میں غازی کوٹ مصطفی کالونی کے مقام پر خواتین کی دینی تعلیم کے لئے قائم کی گئی درسگاہ ہے جس کے سرپرست اعلیٰ مفتی رشید الرحمن راشد ہیں۔ ۲۰۰۲ء میں اس مدرسہ کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ تنظیم المدارس اہلسنت کے ساتھ ملحق ضلع مانسہرہ کی ایک مشہور دینی درسگاہ ہے۔ جامعہ

میں قرآن کریم، ناظرہ، حفظ قرآن اور تجوید القرآن کے شعبہ جات کے علاوہ شعبہ درس نظامی پڑھایا جاتا ہے۔ ابھی تک مدرسہ سے ۵۰ طالبات نے حفظ قرآن کی سند حاصل کی ہے۔ جبکہ شعبہ قرآت سے تجوید کی سند یافتہ طالبات کی تعداد ۱۹۰ ہے۔ ثانیہ عامہ سے ۳۰۰ طالبات پڑھ کر دوسرے جامعات میں جاچکی ہیں۔ جبکہ ثانیہ خاصہ سے ۱۸۰، عالیہ سے ۲۰۰ اور شہادة العالمیہ کا امتحان پاس کرنے والی طالبات ۲۵۰ کے قریب ہیں۔ مدرسہ میں ۳۰۰ طالبات زیر تعلیم ہیں[17]۔

دار العلوم غوثیہ رضویہ مرکزی جامع مسجد اوگی، ضلع مانسہرہ

ضلع مانسہرہ تحصیل اوگی میں تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کا مشہور اور قدیم ادارہ ہے جس کی بنیاد مولانا عبد المنان نے ۱۹۷۷ء میں رکھی۔ ان کے انتقال کے بعد مدرسہ کے سرپرست اعلیٰ مولانا محمود شاہ رضوی ہیں۔ ابتدا میں مدرسہ حفظ و ناظرہ قرآن کے شعبہ جات تک محدود تھا بعد ازاں مدرسہ میں درس نظامی کا بھی باقاعدہ آغاز ہوا اور اس وقت مدرسہ میں سات درجات (موقوف علیہ) تک تعلیم دی جاتی ہے۔ دورہ حدیث کے لئے طلباء دوسرے مدارس میں جاکر شہادة العالمیہ کی سند حاصل کرتے ہیں۔ مدرسہ سے فارغ حفاظ کی تعداد ۳۵ ہے[18]۔

نتائج

انہی سے فراغت حاصل کرنے والے علماء بیرون ملک معروف تعلیمی اداروں (مدینہ یونیورسٹی، ام القریٰ مکہ یونیورسٹی، جامعہ ازہر، قاہرہ اور دیگر بین الاقوامی یونیورسٹیوں) میں جاکر اعلیٰ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اس تناظر میں مدارس اسلامیہ کے معاشرتی کردار و تعلیمی خدمات کا جائزہ لیا جائے تو کچھ سرسری خاکہ سامنے آتا ہے کہ یہ دینی مدارس:

قرآن وسنت کی تعلیم اور علوم اسلامیہ کے فروغ کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں۔ ملک کے لاکھوں افراد کو نہ صرف مفت تعلیم فراہم کرتے ہیں بلکہ ان کی خوراک، علاج، رہائش اور کتابوں کی بھی کفالت کرتے ہیں۔ معاشرہ میں شرح خواندگی کے تناسب میں معقول اضافے کا باعث بنتے ہیں۔ عام مسلمانوں کے عقائد و نظریات، عبادات، معاملات، اخلاق اور مذہبی کردار کا تحفظ کرتے ہیں اور دین کے ساتھ ان کا عملی رشتہ مضبوط کرتے ہیں۔ عام مسلمانوں کو عبادات، دینی تعلیم اور مذہبی رہنمائی

کے لیے مستند افراد فراہم کرنے کا واحد ذریعہ ہیں۔اسلامی تہذیب و تمدن اور اسلام کے خاندانی نظام اور ثقافت کی حفاظت کرتے ہیں اور غیر اسلامی تہذیب وثقافت کے راستے میں مسلمانوں کے لیے مضبوط حصار کا کام کرتے ہیں۔اسلامی عقائد و دینی احکام کی تبلیغ اور اشاعت کرتے ہیں اور ان کے خلاف مستشرقین اور غیر مسلم اقوام کی طرف سے کیے جانے والے شکوک و شبہات کو دفع کرتے ہیں اوران کے اعتراضات کا تسلی بخش جواب دیتے ہیں۔خود غرضی اور مادہ پرستی کے اس دور میں ایثار، قناعت اور سادگی جیسی روحانی اقدار مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد میں باقی رکھے ہوئے ہیں۔ تعلیمات سماویہ اور وحی الٰہیہ کے محفوظ اور مکمل ذخیرہ کی حفاظت کرنے کے ساتھ ساتھ معاشرے میں اس کی عملی تصدیق کا نمونہ بھی باقی رکھے ہوئے ہیں۔ اس طرح یہ اسلامی مدارس صرف مسلمانوں کی نہیں بلکہ پوری نسل انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں۔

حواشی وحوالہ جات

1 لائحہ عمل تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان: ۳، تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان، لاہور ۱۹۹۸ء

2 *www.tanzimulmadaris.com*

3 مذکورہ مدارس کے متعلق معلومات تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان کی جانب سے مقرر کردہ ہزارہ کے کو ارڈینیٹر مفتی عمر فاروق سعیدی سے بالمشافہ مل کر حاصل کی گئیں۔موصوف تنظیم المدارس کی طرف سے صوبائی ناظم اعلیٰ اور جامعہ اسلامیہ حنفیہ مانسہرہ کے مہتمم ہیں۔

4 سورۃ آل عمران ۳: ۱۱۰

5 ندوی، مولانا ابوالحسن، مدارس اسلامیہ اہمیت وضرورت: ۲۰، مکتبہ ندویہ، دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنوء ۲۰۱۲ء

6 جامعہ کے تعارف کا مواد راجہ محمد یوسف جامعہ اسلامیہ رحمانیہ کے ناظم سے بالمشافہ مل کر حاصل کیا گیا۔راجہ محمد یوسف کا تعلق جہلم سے ہے۔ان کی سن پیدائش ۱۹۴۵ء ہے۔پیشے کے لحاظ سے زمیندار ہیں۔خواجہ عبدالرحمٰن چھوہرویؒ سے روحانی تعلق قائم ہونے کے بعد دارالعلوم رحمانیہ کی پچاس سال سے خدمت میں مصروف عمل ہیں۔

7 سورہ یونس ۱۰: ۲۶

8 محمد عبدالرشید، حالات وکمالات سلطان عارفان خواجہ محمد عبدالرحمٰن چھوہروی: ۳۹، مطبعہ اسلامیہ ہری پور ۲۰۱۲

9 مدرسہ مدینۃ العلوم جامعہ خدیجہؓ کا تعارف مدرسہ کے مہتمم مولانا ممتاز حسین ہاشمی نے بذات خود لکھوایا۔ بانی مدرسہ تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کی طرف سے مرکزی نائب صدر رہیں وہ ۱۹۶۷ء کو پیدا ہوئے۔انہوں نے

جامعہ فاروقیہ رضویہ گجرانوالہ سے سند فراغت حاصل کی۔ پاکستان آرمی میں بطور خطیب خدمات انجام دے چکے ہیں۔

10 تذکرہ کا مواد مدرسہ طیب العلوم ایجوکیشنل کمپلیکس کے ناظم سید احمد شاہ سے بالمشافہ مل کر لیا گیا۔ سید احمد شاہ کا تعلق ضلع ہری پور کے گاؤں سری کوٹ سے ہے۔ جامعہ نظامیہ لاہور سے فراغت حاصل کرنے کے بعد اپنے ادارے کی نظامت میں مصروفِ عمل ہیں۔

11 مدرسہ محمدیہ کنزالایمان کا تعارف مہتمم مولانا محمد بخش ہزاروی سے لیا گیا۔ مولانا محمد بخش ہزاروی ۱۹۴۰ء میں پیدا ہوئے۔ دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ سے تعلیم حاصل کی اور ابھی تک درس وتدریس کے عمل میں مصروف ہیں۔ جماعت اہل سنت پاکستان کے قائدین میں ان کا شمار ہوتا ہے۔

12 دارالعلوم غوثیہ رضویہ محیی الاسلام صدیقیہ کے متعلق معلومات جامعہ کے ناظم مولانا سعید سے لی گئی۔ جنھوں نے اسی جامعہ سے ۲۰۰۹ء میں تنظیم المدارس کے تحت امتحان پاس کیا۔ علاقے کے مشہور خطیب ہیں۔

13 جامعہ سیفیہ محمدیہ کا تعارف ضلع ایبٹ آباد کی مرکزی مجلس عاملہ سنی علماء کونسل کے ممبر مولانا محمد اعظم قادری نے لکھ کر دیا۔ موصوف ۱۹۶۷ء کو پیدا ہوئے۔ ۲۵ سال سے سرکاری طور پر ضلع ایبٹ آباد کے امن کمیٹی کے ممبر اور کتاب "علمائے اہل سنت ایبٹ آباد" کے مصنف بھی ہیں۔

14 مدرسہ آمنہ ضیاء البنات کا تعارف جامعہ کے مہتمم مولانا محمد اعظم قادری نے خود لکھ کر دیا۔

15 مدرسہ فیضان مدینہ فاطمۃ الزہراء کا تعارف جامعہ کے مہتمم مولانا محمد اسحاق سے لیا گیا۔ موصوف ۱۹۵۲ء میں پیدا ہوئے۔ سنی علماء کونسل ضلع ایبٹ آباد کے مرکزی قائدین میں شمار ہوتے ہیں۔ تنظیم المدارس کے مشہور مدرسہ جامعہ غوثیہ معینیہ (یکہ توت) پشاور کے فاضل ہیں۔

16 تذکرہ کا مواد دارالعلوم عربیہ کے سرپرست قاری احسان اللہ سے لیا گیا۔ مدرسہ کے بانی قاری احسان اللہ تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کی طرف سے ضلع مانسہرہ کے کوارڈینیٹر بھی ہیں۔

17 دارالعلوم ضیاء القرآن کے تعارف کا مواد دارالعلوم کے ناظم اعلیٰ قاضی انوار الحق سے لیا گیا۔ قاضی صاحب ۱۹۶۱ء کو پیدا ہوئے۔ جامعہ امجدیہ کراچی کے سند یافتہ ہیں۔ مرکزی میلاد کمیٹی تحصیل اوگی کے ناظم اور مرکزی جامع مسجد گلزار حبیب اوگی کے خطیب ہیں۔

18 جامعہ فاطمہ ضیاء البنات کے متعلق معلومات مہتمم مدرسہ مفتی رشید الرحمن سے لی گئی۔ جامعہ کے مہتمم مفتی رشید الرحمٰن نے جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی سے ۱۹۸۷ء کو سند فراغت حاصل کی۔ جنوبی افریقہ میں بھی تدریس کر چکے ہیں۔ گزشتہ ۱۳ سال سے ضلع مانسہرہ میں مسند درس پر فائز ہیں۔

۲۱۔ دارالعلوم غوثیہ رضویہ کا تعارف منتظم مدرسہ قاری محمد بشیر سے لیا گیا۔ موصوف کا سن پیدائش ۱۹۶۵ء ہے۔ جامعہ نظامیہ لاہور سے سند یافتہ ہیں۔ ۳۸ سال سے جامعہ میں تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔